مولانا سعید احمد سیالکوٹی
مدرس مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ

استحکامِ پاکستان کی ضمانت

★ نظامِ اسلام کا عملی نفاذ
★ جہادِ افغانستان کی بھرپور حمایت
★ کشمیری حریت پسندوں سے تعاون

" استحکامِ پاکستان " یہ ایک جاذبِ نظر و فکر ترکیب ہے جس کے وسیع تر مفہوم میں مملکت خداداد پاکستان کی داخلی اور خارجی حفاظت و امن کی کفالت ہے — اس پُرمغز عبارت کے ناجائز استعمال سے یہ ایک پُرفریب ترکیب بن گئی - کیونکہ وطن عزیز میں اربابِ حکم کی طرف سے قوتِ اقتدار ہمیشہ پاکستانی عوام کی خدمت و خوشحالی اور وطن کے داخلی اور خارجی استحکام کے بجائے حکمران فرد یا حکمران پارٹی کے طولِ اقتدار اور ذاتی اغراض و مصالح کی تکمیل و حصول کے استعمال ہوتی رہی ہے - " استحکامِ پاکستان " درحقیقت ایک عظیم مقصد ہے جو ہر محب وطن پاکستانی کی نہیں بلکہ اُمّتِ اسلامیہ کے ہر فرد کی — پاکستانی ہو یا غیر پاکستانی — تمنا و آرزو ہے - " استحکامِ پاکستان " کی درست تشریح اور اس کے حصول کا ذریعہ کیا ہے ؟ استحکام سے مراد تو داخلی امن ، اخوت و محبت ، وحدتِ قومیت کا ایسا تصور ، جو علاقائی اور لسانی تعصبات سے پاک ہو اور خارجی طور پر وطن کی سرحدوں کا محفوظ و مامون ہونا ہے اور اس مقصد کے حصول کا راستہ بالکل واضح اور مختصر ہے اور وہ اس نظریے کا عملی نفاذ ہے جس کے لیے پاکستان معرضِ وجود میں آیا تحریکِ پاکستان کے شریک زعماء کے وردِ زبان یہی کلمہ تھا

پاکستان کا مطلب کیا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

یہ عظیم کلمہ بندوں اور ان کے رب کے درمیان ایک عہد ہے جس کا تقاضا ہے کہ زندگی کے ہر شعبے میں شریعتِ اسلامیہ کا مکمل نفاذ ہو - یہ اہلِ پاکستان کا خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسا اقرار ہے اور ان کا قومی فریضہ ہے جس کی رُو سے ان کے ملک میں کسی اجنبی نظامِ حیات کی ہرگز ہرگز درآمد کرنے کی اجازت نہیں ، نہ اس کی گنجائش ہے کہ ان کے پاس ان کے رب کا بنایا ہوا کامل و مکمل نظامِ حیات ، جو بشری نقائص سے پاک و صاف ہے ، موجود ہے - بلکہ قومی طور پر ان کا فرض ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے نظام کے باغی کو پاکستان کا باغی قرار دیں اور اجنبی نظام کو درآمد کرنے والے کو ملک و قوم کا دشمن قرار دیں جو ان کے ملک کی جڑ کو کھوکھلا اور بنیادوں کو ہلانا چاہتا ہے - ان کی قومی وحدت کو پارہ پارہ کرنا چاہتا ہے

کیونکہ شریعت مطہرہ کا مکمل نفاذ ہی بانیانِ پاکستان اور مجاہدینِ آزادی کا اصل ہدف اور ان کے جہاد و تحریک کی روح تھا - اسی اعلیٰ اور مقدس مقصد کی خاطر بنگال ،

سندھی، بلوچی، سرحدی اور پنجابی یک جان ہوئے اور ہمارے عقیدہ و ایمان کے لاکھوں بھائیوں نے ہجرت کا عظیم عمل سرانجام دیتے ہوئے مال و جان کی قربانی دی۔ سب کے دلوں کی دھڑکن

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

تھی اور یہ مہاجرین و انصار ایک ایسے وطن میں ایک قوم بن کر بس گئے جسے وہ اسلام کا قلعہ اور عالمگیر عدلِ اسلامی کا مظہر دیکھنا چاہتے تھے۔

تقسیم ہندوستان سے کچھ اور پیچھے چل کر دیکھیں تو انگریزی حکومت کے خلاف جہادِ آزادی کرنے والے مسلم مجاہدین کا مقصود بھی اسی برصغیر کے خطہ میں ایک ایسی سرزمین کا حصول تھا جو ہر غیر اسلامی تسلط سے پاک ہو۔ اس ارضِ پاک میں خدا رسول کی پاک شریعت کا نفاذ ہو۔

الحمدللہ کہ قیامِ پاکستان کی تحریک اور انگریزی اور ہندو تسلط سے آزادی حاصل کرنے والے مجاہدین کی کوششیں بارآور ہوئیں اور برصغیر میں ارضِ پاک مملکت خداداد پاکستان معرضِ وجود میں آ گئی۔ خدائے ذوالجلال نے مختلف افراد اور جماعتوں کو اس خطۂ پاک میں زمامِ اقتدار دے کر اس امانت کو ان کے سپرد کیا۔ اور یہ ان سب کے لیے خدائی آزمائش تھی کہ وہ اس میں کیسے تصرف کرتے ہیں؟

ہر صاحبِ اقتدار خدا کے نام پر حلف اٹھا کر اس ملک کے استحکام کے وعدہ پر قسم اٹھاتا اور اقتدار سنبھالتا رہا ہے۔ ان اربابِ حکم کے ہاتھوں شریعت خداوندی کا نفاذ ہو جاتا تو نہ خدا تعالیٰ کے ساتھ بدعہدی ہوتی نہ مجاہدینِ آزادی سے بے وفائی، نہ قومی وحدت کو دھچکا لگتا اور نہ ہی مشرقی پاکستان کے انفصال کا عظیم المیہ پیش آتا نہ صوبائی تعصبات اور لسانی فسادات جنم لیتے۔

متحدہ ہندوستان کے وقت آخر اسی نظریہ نے ہی سب کو اخوت کے رشتہ میں جوڑا تھا۔ ہماری قومی وحدت اور ہمارے وطن کے استحکام کا ضامن اور عظیم پاکستان کی روح و جان یہی نظریہ تھا اور ہے۔

اس سے انحراف اور اربابِ حکم کی خدا رسول کے ساتھ عہد شکنی کے نتیجہ میں ہم نہ صرف برکاتِ سماویہ و ارضیہ سے محروم ہوئے بلکہ اپنی قومیت اور شناخت اور خود اپنے آپ کو بھول گئے۔

ارشادِ ربانی ہے۔ "تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو خدا کو فراموش کر بیٹھے اور جس کی سزا انہیں خود فراموشی کی صورت میں ملی۔"

جس کا لازمی نتیجہ داخلی خلفشار اور دیگر وہ حالات ہیں آج جن کا سامنا ہم کر رہے ہیں۔۔۔۔

ہمارے اربابِ حکم محض اپنے اقتدار کو طول دینے کے لیے "استحکامِ پاکستان" کا لفظ استعمال کرتے ہیں جس سے مراد صرف ان کی ذات یا ان کی حکمران جماعت کو تحفظ ہوتا ہے۔ اس کے لیے مختلف قوانین بھی وضع کرتے ہیں اور ملکی تحفظ کی آڑ میں اپنی کرسی اور مفادات کا تحفظ کرتے رہے ہیں۔ ان کی کوششیں صرف اپنی خدمت اور چند افراد کے ساتھ تعاون تک منحصر ہو جاتی رہی ہیں۔ اربابِ حکم کے سامنے خدا تعالیٰ کی شریعت سے انحراف ہوا۔ اجنبی نظریات کا پرچار ہوا بلکہ بعض تو خود اس کی دعوت کے علمبردار بن گئے۔ ملک میں اندرونی خلفشار رہا اور بیرونی طور پر اس کی حدود کو غیر محفوظ و نامون کر دیا گیا اور خود حکمران بھی اس عملِ شر میں شریک پائے گئے۔

اگر شریعت مطہرہ کا نفاذ ہوتا، اسلامی عالمگیر عدالت

کے تحت ملک کی سیاست و معاملات کو طے کیا جاتا اندرونِ ملک قانونِ خداوندی اور حدود اللہ کی حفاظت کی جاتی تو پاکستان ایک مثالی رفاہی مملکت بنتا۔ نہ معاشی پریشانی نہ داخلی خلفشار دیکھا جاتا۔ کیونکہ اسی کلمہ مبارک لاالٰہ الا اللہ نے انہیں متحد کیا تھا اور مشرق و مغرب ایک جھنڈے تلے جمع ہوئے تھے۔ یہی کلمہ ان کے داخلی و خارجی اقتصادی اور سیاسی تحفظ کا یقیناً ضامن تھا اور آج بھی ہے۔ اہلِ وطنِ عزیز اور اربابِ حکم آج بھی خدا تعالیٰ سے سابقہ گناہوں پر معافی مانگ کر تجدید عہد کر سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے اس خطۂ زمین پر صرف اور صرف اسی کی قائم کردہ شریعت کا مکمل نفاذ اس کو صحیح معنوں میں پاکستان (پاک سرزمین) بنا سکتا ہے۔

انشاء اللہ اتباعِ شریعت کے سبب ہی ہم سماوی اور زمینی برکات سے مستفیذ ہو سکتے ہیں۔ ارشادِ ربانی ہے:

"اگر یہ لوگ خدا کی نازل شدہ شریعت کو قائم کرتے تو آسمان و زمین کی نعمتوں سے مالا مال ہوتے۔"

اگر کوئی خدائی وعدہ پر یقین نہ کرے تو اس تناظر میں ہم سعودی عرب کو بطور مثال پیش کر سکتے ہیں جہاں کا امن مشرق و مغرب میں مثالی ہے اور جس کی رفاہیت کی نظیر کسی ملک میں نہیں ہے۔ ذرا ماضی کو پلٹ کر دیکھیں تو موجودہ حکومت سے پہلے جزیرۂ عرب میں بدامنی کا دور دورہ تھا۔ غربت و افلاس کا یہ عالم کہ چند ٹکوں کی خاطر حجاج و زائرین کی جان تک ضائع کر دی جاتی تھی بلکہ بقول شخصے اگر کسی کو گولی کا نشانہ بنانے کے بعد اس سے مال نہ ملتا تو افسوس اس بات پر ہوتا کہ ایک گولی کا خسارہ ہو گیا ـــــ مگر اللہ کی حدود کے قیام اور شریعت مطہرہ کے نفاذ کے بعد خدا تعالیٰ نے اپنی رحمتوں کے دروازے کھول دیے اور اقتصادی خوشحالی اور داخلی امن و امان کا یہ عالم کہ دنیا کی تمام متمدن و ترقی یافتہ قومیں یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہیں کہ قانونِ خداوندی ہی اللہ کی سرزمین میں امن و امان کا واحد ضامن ہے کیونکہ سعودی عرب میں مغرب و مشرق کی دیگر قوموں کے مقابلہ میں جرائم کی شرح نہ ہونے کے برابر ہے جس کا مشاہدہ ہر حاجی، زائر اور سیاح پر مقیم ہر شخص کرتا ہے اور تمنا کرتا ہے اور اپنے اربابِ حکم سے یہ پوچھتا ہے کہ کیوں ہمارے پاک وطن کو استعماری نظامِ حیات کی نحوستوں سے نجات نہیں دی جاتی؟ کیوں اسلام کے عادلانہ نظام کو اپنا کر ہمیں برکاتِ ارض و سماء سے مستفیض نہیں ہونے دیا جا رہا؟ پاکستان کے محب اسلام عوام اور ان کے پیارے دین کے نفاذ کے درمیان جو لوگ آڑے ہیں وہ صرف خدا رسول کے ہی نہیں بلکہ پاک سرزمین اور اس کے مخلص عوام کے بھی دشمن ہیں۔ وہ نہیں چاہتے کہ یہ قوم ایک بنے، یہ قوم خوش حال ہو، یہ قوم خدا رسول کی محبوب بن کر اس کے خزانوں کی وارث بنے اور ان کے ملک میں داخلی استحکام ہو اور اقتصادی رفاہیت ان کو میسر آئے۔

"استحکامِ پاکستان" کا ایک پہلو تو یہ تھا کہ داخلی امن اور اقتصادی خوش حالی کی ضمانت اور کفالت صرف و صرف نظریۂ پاکستان کے عملی نفاذ میں پنہاں ہے۔ اب خارجی طور پر ملک کی سرحدوں کی حفاظت اور اطراف کے اعداء سے ملک کو مامون و محفوظ کرنے کا مسئلہ ہے جو استحکام وطن کا لازمی جزء ہے۔ اس سلسلہ میں یہ بات جانئے ایمان کا حصہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امتِ مسلمہ کی عظمت "جہاد" کو قرار دیا۔ اس جذبہ کو مسلمانوں کے دلوں سے نکالنے کے لیے اعداءِ اسلام نے بہت کوششیں کیں، جھوٹے نبی تک کو جنم دیا کہ امت کو شیطانی

دھن کے فریبے پر دربھا یا کر جہاد کو بھلا دیں۔ اس دجل کا توڑ الحمدللہ اہلِ اسلام نے پورے طور پر کیا اور ادھر حق تعالیٰ شانہٗ نے اس دَور میں جہادِ افغانستان کی شکل میں اُمّتِ اسلامیہ کو عموماً اور پاکستانی قوم کو خصوصاً اس درس کی عملی مشق کا موقع فراہم کیا تاکہ اعدائے اسلام پر اپنی عظمت کی دھاک بٹھانے کے ساتھ ساتھ پاک سرزمین کے استحکامِ خارجی کا عمل بھی مکمل کیا جا سکے۔ لہٰذا ایک سرحد پر اپنے افغان بھائیوں کے جہاد میں اشتراک اور ان کی مکمل کامیابی تک ہمارا تعاون اس جہت سے وطنِ عزیز کے خارجی استحکام کے مترادف ہے۔ جو فرد یا جماعت اس فریضہ میں کوتاہی کرتا ہے وہ اگر ایک طرف ایک اہم دینی فریضہ کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے وہ اگر ایک طرف ایک اہم دینی فریضہ کا تارک یا منکر ہے تو دوسری طرف پاکستان کے استحکام کا بہی خواہ نہیں۔ ملک کے خارجی استحکام کا تعلق ایک سمت سے جہادِ افغانستان ہے تو دوسری طرف مسئلہ کشمیر سے۔

ہمارے عقیدہ و ایمان کے کشمیری بھائی جو عرصۂ دراز سے ظلم کی چکی میں پس رہے ہیں جنہوں نے اپنی حریت کی تحریک کا آغاز اس جذبہ کے تحت کیا ہے کہ بقائے زندگی قربانی کا دوسرا نام ہے۔ اپنے ان بھائیوں کے ساتھ عملی تعاون حتیٰ کہ وہ اپنے فطری انسانی حقِ حریت کو پالیں۔ اہلِ پاکستان کا ان حریت پسندوں سے تعاون اور ان کے جہاد میں اشتراک استحکامِ پاکستان کی ہی ایک کڑی ثابت ہوگا انشاء اللہ العزیز۔

الغرض اندرونِ ملک شریعتِ مطہرہ کا نفاذ اور بیرونِ ملک اپنے مظلوم اور مجاہد بھائیوں سے تعاون اُمّتِ اسلامیہ کی وہ خدمت ہے جس کے ثمرات سے پوری اُمّتِ اسلامیہ کا سر اگر فخر سے بلند ہوگا تو سب سے پہلے "استحکامِ پاکستان" جیسے مقدس الفاظ پر مشتمل عبارت اور وسیع تر مفہوم کی حامل ترکیب کی درست شرح کی تکمیل بھی ہوگی۔ خوش قسمت ہے وہ حکمران شخصیت یا حکمران جماعت یا اربابِ سیاست جن کے ذریعہ نظریۂ پاکستان کی حفاظت عمل ہو اور بہت ہی مبارک ہاتھ ہیں وہ ہاتھ جن کے ذریعہ شریعتِ مطہرہ کا مکمل نفاذ ہو۔

تاکہ خدائے ذوالجلال سے کیا ہوا عہد پورا ہو اور وہ ذاتِ عالی اس کے بدلہ میں اپنے وعدہ کو پورا فرماتے ہوئے ہمارے لیے رحمتوں کے دروازے کھول دیں اور ہمارے مجاہدینِ آزادی اور تحریکِ پاکستان میں شریک زعماء کی ارواح مطمئن ہوں اور قربانی دینے والوں اور وطن کے بہی خواہوں کی آنکھوں میں ٹھنڈک پیدا ہو اور وہ امن و امان، رفاہیت اور وحدتِ ملی کا مشاہدہ کریں۔

ان تنصر اللّٰہ ینصرکم ویثبت اقدامکم

اگر تم اللہ کے دین کا ساتھ دو گے تو وہ ذاتِ عالی تمہاری نصرت کرے گی اور تمہارے قدم جما دے گی۔ اور اگر تم انحراف کرو گے تو تمہارے عوض ایسی قوم لے آئے گی جو تمہاری طرح نہ ہوگی۔

اقوال حضرت عمر فاروق رضؓ

- جو شخص اپنا راز پوشیدہ رکھتا ہے گویا اپنی سلامتی کو اپنے قبضہ میں رکھتا ہے۔
- مقدمات کا تصفیہ جلد کرنا چاہیے تاکہ دعویٰ کرنے والا دیر کے سبب کہیں اپنے دعوے سے مجبوراً دستبردار نہ ہو جائے۔
- کسی کی دیانت داری پر اعتماد نہ کرتا وقتیکہ طمع کے وقت اسے نہ آزما لے۔
- ہنسنے سے عمر کم ہوتی ہے۔